بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوات اور سرایا کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان نیز حالیہ جنگ کے حوالے سے دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 09 مئی 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ موتہ کی مزید تفصیل اس طرح بیان ہوئی ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ بیان کرتے ہیں کہ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں اور صرف ایک یمنی چوڑی تلوار ہی میرے ہاتھ میں رہ گئی۔ اِس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے مشرکین کو خوب قتل کیا تھا ورنہ وہ مشرکین سے نجات نہ پا سکتے۔ مسلمانوں کی تعداد تین ہزار جبکہ مشرکین کی تعداد دو لاکھ سے زیادہ تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جو مشکل مسائل ہوتے ہیں، اُن کو بعض لوگ سمجھتے ہیں اور بعض نہیں سمجھتے، اور اِس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ جو باخبر ہیں، اُنہیں وہ مسائل سمجھائیں، خواہ اِس وجہ سے کہ وہ خود غور نہیں کرتے یا اِن کا دل کسی گناہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا فضل جذب کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ یہ مشکل مضامین بالعموم دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک علمی مضامین جو باریک فلسفے پر مبنی ہوتے ہیں مثلاً توحید ہے، اُس کا اتنا حصّہ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ خدا ایک ہے، مگر آگے یہ صوفیانہ باریکیاں کہ کس طرح انسان کے ہر فعل پر خدا تعالیٰ کی توحید کا اثر پڑتا ہے، اِس کے لیے ایک عارف کی ضرورت ہو گی اور یہ مسائل دوسرے کو سمجھانے کے لیے کوئی عالم درکار ہو گا۔ ہر شخص یہ باریکیاں نہیں نکال سکتا۔ لیکن اتنی بات ضرور سمجھ لے گا کہ قرآنِ کریم دوسرے خدا کا قائل نہیں ہے۔ دوسرے یہ مشکلات ایسے مطالب کے متعلق پیدا ہوتی ہیں جو علمی تو نہ ہوں مگر وہ اُس زبان میں بیان کیے گئے ہوں، جسے تشبیہ یا اِستعارہ کہتے ہیں۔ عوام النّاس اُس

زبان کو نہ جاننے کی وجہ سے اِس کے ایسے معنی کر لیتے ہیں جو حقیقت پر مبنی نہیں ہوتے۔ مثلاًرسولِ کریمؐ کے زمانے میں ایک واقعہ پیش آیا۔جب شام کی جنگ میں رسولِ کریمؐ نے حضرت جعفرؓ کی شہادت پر فرمایا! جعفرپر توکوئی رونے والا نہیں۔ آپؐ کا مطلب یہ نہ تھا کہ لوگ جا کر روئیں، بلکہ یہ دکھ کے اظہار کا ایک اِستعارہ تھا کہ ہمارا بھائی بھی مارا گیااور ہم صبر کر رہے ہیں۔ مگر انصار نے اِس فقرہ کو لفظی معنے میں لے کر عورتوں کو حضرت جعفرؓ کے گھر بھیج دیا جنہوں نے وہاں رونا دھونا شروع کر دیا۔جب آپؐ کواِس کا علم ہواتو فرمایا کہ میرا یہ مطلب تو نہیں تھا۔ چنانچہ ایک شخص گیااور اس نے انہیں منع کیا۔اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آکر عرض کر دیا کہ وہ مانتی نہیں بات میری۔تو آپؐ نے فرمایا:اِن کے سروں پر مٹی ڈالو یعنی انہیں چھوڑ دو، وہ خود خاموش ہو جائیں گی۔ مگر ایک شخص نے اِس بات کو بھی لفظی معنے میں لے کر واقعی مٹی ڈالنا شروع کر دی۔ حضرت عائشہؓ نے اُسے ڈانٹا کہ تُو نے بات کو سمجھا ہی نہیں۔

علامہ ابنِ کثیر کی کتاب البدایہ والنّہایہ میں شہدائے موتہ کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اِن کی تعداد بارہ تھی۔ بعض روایات میں شہداء کی تعداد زیادہ بھی بیان ہوئی ہے۔ لیکن بہر حال یہ بہت بڑا معجزہ ہے کہ دو لشکر آمنے سامنے ہوں، جو خدا کی راہ میں لڑ رہا ہو،اُس کی تعداد تین ہزار ہو جبکہ دوسرے مخالف لشکر کی تعداد دو لاکھ ہو، پھر بھی مسلمانوں کے صرف بارہ یا بہت تھوڑی تعداد میں افراد شہید ہوئے اور مشرکین کی کثیر تعداد واصلِ جہنّم ہوئی۔

پھر ایک سریّہ کا ذکر ہے، یہ سریّہ حضرت عمروبن العاصؓ کہلاتا ہے، یہ سریّہ جمادی الثانی ۸ھ ہجری میں ہوا۔ ابنِ اسحٰق کے علاوہ سب اِس پر متفق ہیں کہ یہ سریّہ غزوۂ موتہ کے بعد ہوااور غزوۂ موتہ جمادی الاُولیٰ ۸ھ ہجری میں ہوا تھا۔اِس سریّہ کا سبب یہ بنا کہ رسول اللہؐ کو خبر ملی کہ بنو قضاعہ کا ایک گروہ مدینہ کے اطراف میں حملہ کرنے کے لیے اکٹھا ہو رہا ہے۔ اِن کی سرکوبی کے لیے رسولِ کریمؐ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو روانہ فرمایا۔آپؐ نے اِن کی زیرِ قیادت مہاجرین اور انصار پر مشتمل تین سو افراد کا لشکر تیار کیا، جس میں تیس گھڑ سوار تھے،آپؐ نے حضرت عمروؓ کے لیے ایک سفید رنگ کا جھنڈا باندھااور ساتھ ایک سیاہ رنگ کا جھنڈا بھی دیا۔آپؓ جنگ میں خاص مہارت رکھتے تھے اور فنونِ حرب سے بھی آگاہی رکھتے تھے اور رسول اللہؐ نے اُنہیں اُن کی جنگی مہارت کی وجہ سے امیر بنایا تھا۔

اسلامی لشکر روانہ ہوا، یہ رات کو سفر کرتا تھااور دن کے وقت چھپ جاتا تھا، یہاں تک کہ وہ قبیلہ جذام کے علاقہ میں سلاسل نام کے ایک چشمے کے قریب پہنچ گیا۔اِس کی مناسبت سے اِس کو سریّہ ذات السلاسل بھی کہا جاتاہے۔ چشمے کے قریب پہنچنے پر مسلمانوں کو علم ہوا کہ دشمن کا لشکر بہت بڑا ہے، حضرت عمروؓ نے مزید امداد کے لیے حضرت رافع بن مکیثؓ کو رسول اللہؐ کی طرف بھیجا، آپؐ نے حضرت ابوعُبَیدہ بن الجراحؓ کے لیے جھنڈا تیار کیااور دوسو مہاجرین اور انصار کا لشکراُن کے ساتھ روانہ کیا، حضرت ابو بکرؓاور حضرت عمرؓ بھی اِن میں شامل تھے۔ آپؐ نے حضرت ابوعُبَیدہؓ کو روانہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ پہنچنے کے بعد حضرت عمرو کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ایک ہی لشکر بن جائیں اور باہم اختلاف نہ کریں۔

بہر حال تفصیل میں لکھاہے کہ مسلمان وہاں سے چل پڑے اور دشمن کے علاقے میں پہنچ کر اُسے روند ڈالا اور اُس پر غالب آ گئے۔ یہاں تک کہ جب مسلمان اِس جگہ پہنچے، جہاں اُنہیں دشمن کے جمع ہونے کی خبر ملی تھی، تو دشمن مسلمانوں کی خبر پا کر بھاگ گئے اور منتشر ہو گئے۔ مسلمانوں نے اُن کا پیچھا کیا تو دشمن کے ایک چھوٹے سے گروہ سے اُن کا مقابلہ ہوا، جس پر اُنہوں نے حملہ کر کے اُنہیں شکست دی اور باقی سب بھاگ گئے۔

پھر سریّہ ہے حضرت ابوعُبَیدہ بن الجراحؓ، یہ سریّہ رجب ۸ہجری میں ہوا۔اِس سریّہ کے دیگر نام بھی ہیں۔ اِس سریّہ کو سریّہ سِیْفُ الْبَحْر بھی کہا جاتاہے۔ سِیْفُ الْبَحْر کے معنی ساحلِ سمندر کے ہیں۔اِس سریّہ میں چونکہ صحابہؓ بحیرۂ احمر کے ساحل پر جا کر ٹھہرے تھے، اِس لیے اِسے سریّہ سِیْفُ الْبَحْر کہا جاتا ہے۔ اس لشکر کو پتے کھانے والا لشکراِس لیے کہا جاتاہے کہ چونکہ اِس سریّہ کے دوران ایک وقت ایسا بھی آیا تھا کہ صحابہؓ درختوں کے پتے کھانے پر بھی مجبور ہو گئے تھے۔اِس سریّہ کے امیر حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ تھے۔ رسول اللہؐ نے اُنہیں تین سو مہاجرین اور انصار صحابہؓ کا ایک لشکر دے کر بنو جُہَیْنَہ کی ایک شاخ کی طرف بھیجا۔اِس لشکر میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے۔اِس سریّہ کا مقصد یہ بیان کیا جاتاہے کہ قریشِ مکّہ کا ایک قافلہ، جو اناج لے کر ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ شام سے مکّہ جا رہا تھا،اِس پر جُہَیْنَہ کے ایک قبیلے کی طرف سے حملے کا خطرہ تھا۔ یہ صلحِ حدیبیہ کا زمانہ تھااور چونکہ جُہَیْنَہ آنحضورؐ کے حلیف تھے،اِس لیے آپؐ نے دُور اندیشی سے کام لیتے ہوئے ایک حفاظتی دستہ بطورِ احتیاط اُن کی طرف بھیج دیا تاکہ شام سے آنے والے قریشی قافلے سے تعرض نہ ہو اور قریش کو نقضِ امن و نقضِ معاہدہ کا بہانہ نہ مل جائے۔اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اصحابؓ کسی سے لڑنے کے لیے نہیں گئے تھے،اِس لیے پندرہ دن سے زائد عرصے کے قیام میں کسی لڑائی کا ذکر نہیں ملتا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جو جنگ کی صورتحال ہے، اس بارے میں بہت دعا کریں کہ آپس میں صلح اور امن کی فضا قائم ہو جائے کیونکہ جنگوں میں آج کل جو ہتھیار استعمال ہوتے ہیں اس سے شہری بھی مارے جاتے ہیں اور مارے جا رہے ہیں، اب جو جنگ کی نئی صورت بن رہی ہے۔ پس دعا کرنی چاہیے کہ دونوں فریقین صلح پر راضی ہوں اور بڑے نقصان سے بچ جائیں۔ اس حوالے سے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ آج کل سوشل میڈیا پر یا انٹرنیٹ کے اور جو ذرائع ہیں، الیکٹرانک میڈیا جو بھی ہے، میسجز ہیں، اُس پر ہر ایک بڑے آزادانہ تبصرے کر دیتا ہے اور اپنی مرضی سے جو چاہے کہہ دیتا ہے۔ جس سے فائدہ کم ہے اور نقصان زیادہ ہے۔ اپنی طرف سے بڑا اظہار ہو رہا ہوتا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ احمدیوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ اظہار جو ہے اس کا فائدہ کم ہے اور نقصان زیادہ ہے۔ اور اگر کسی کو پیغام دینے کی بہت زیادہ خواہش ہے تو امن اور سلامتی کا پیغام دیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنی زندگی کے آخر میں جو ''پیغام صلح'' تصنیف فرمائی تھی اس میں آپؑ نے یہی پیغام دیا تھا۔ امن اور صلح کا پیغام تھا۔ اس لیے اسے ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیے اور اسی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ معصوم جانوں کے نقصان سے بچائے سب کو۔ لگتا ہے بعض بڑی طاقتیں اسے ہوا دینے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ دونوں طاقتیں لڑیں اور کمزور ہوں اور ان کا اسلحہ بھی بکے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بھی بچائے۔ اسی طرح مشرق وسطیٰ کے عوام کے لیے بھی دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے بھی آسانیاں پیدا کرے اور یہ امن سے اپنے ملک میں رہ سکیں لیکن بظاہر یہ لگتا ہے کہ امن کا کوئی امکان نہیں ہے بلکہ کوشش یہی ہے کہ کسی طرح ان کو یہاں سے نکالا جائے اور اس میں سب طاقتیں شامل ہو رہی ہیں۔ مسلم ممالک کو اللہ تعالیٰ عقل دے اور وہ ایک ہو جائیں۔ اگر وہ ایک ہو جائیں تو بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

اگر عالمی جنگ ہوئی تو یہ بعض لوگوں کا، بعض ملکوں کا خیال غلط ہے کہ وہ بچ جائیں گے۔ یہ سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ پس اس غلط فہمی سے ہر ایک کو بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے۔ بہر حال اس کا حل جیسا میں ہمیشہ کہتا ہوں صرف اور صرف یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں اور وہی ایک راستہ ہے جو ان کو بچا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔